© rasailojaraid.com

نقد و بحث

مولانا ابو السلام محمد صدیق (سرگودھا)

محدث روپڑی کا ایک علمی و تحقیقی فتویٰ

اور

مولانا عزیز زبیدی کا تعاقب

قبر میں سوال "ماھذا الرجل" کی کیفیت کیا ہے؟ اس عنوان پر محدث روپڑی نے ایک علمی اور تحقیقی فتویٰ لکھا ہے جو اخبار "تنظیم اہلحدیث" میں چھپا۔ پھر فتاویٰ اہلحدیث جلد دوم کے صفحات کی زینت بنا۔ — مولانا عزیز زبیدی نے حضرت محدث روپڑیؒ کی اس تحقیق پر ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء کے "اخبار اہلحدیث" میں تعاقب کیا ہے۔ اختلافِ رائے کا اصل مقصد غلط فہمی کا ازالہ اور صحیح صورتِ حال کا تعین ہو تو ایسی تنقید اور اختلافِ رائے نہ صرف قابلِ برداشت بلکہ ایک مستحسن اقدام ہے، اس کی ضرورت سے کسی کو انکار نہیں مگر اس قسم کی تنقید میں تین باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ دلائل آمیز تنقید و تعاقب۔ (۲) تحقیر آمیز الفاظ سے اجتناب (۳) حق قبول کرنے کے لیے طبیعت کو آمادہ کرنا۔

اگر تعاقب و تنقید کا مقصد تلاشِ حق نہیں، صرف دوسرے کو نیچا دکھلانا اور اپنے علم و فضل کی برتری ظاہر کرنا ہے تو یہ خیر کا راستہ نہیں ہے اور نہ اس سے حق بات ہاتھ آتی ہے۔ یہ مانا کہ مولانا عزیز زبیدی علمی حلقوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ مدیر اہلحدیث نے بھی تعاقب کے شروع میں مولانا موصوف کے علم و فضل کا اعتراف کیا ہے۔

اپنے تو ایک طرف رہے، بیگانوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت محدث روپڑی کا علم مضبوط، اُن کی تحقیق اہلِ علم کے لیے ایک روشنی کا مینار رہے گا۔ یہ وصف ان کے اجتہادی مسائل کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حرفِ آخر کا درجہ نہیں دیا جا سکتا بلکہ ان میں جہاں صواب کا احتمال ہے وہاں خطا کا بھی امکان ہے۔ ہر صاحبِ بصیرت مسائلِ اجتہادیہ میں اختلافِ رائے کا حق رکھتا ہے

اس مسئلہ پر تعاقب کرتے ہوئے مولانا زبیدی نے محدث روپڑیؒ کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ حسب ذیل ہیں :

"دوسرا گروہ جو کہتا ہے کہ درمیان میں سے پردہ اٹھا دیا بالکل آج کل اس گروہ کی وکالت سب سے زیادہ حضرت علامہ حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔

جسے پڑھ کر مجھے خاصی

کوفت ہوتی ہے

"حقیقی معنیٰ میں استعمال" اس عنوان کے تحت مولانا زبیدی فرماتے ہیں۔

"یہ بات بالکل بجا ہے اور ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسم اشارہ قریب کے حقیقی معنیٰ میں استعمال کی اوّلین صورت یہی ہے کہ وہ محسوس شے ہو اور سامنے ہو لیکن ہم یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ عادتاً اور حقیقی معنیٰ میں استعمال کی کوئی شکل نہ بن سکے تو خرقِ عادت کی حد تک لے جا کر اسکے مشارالیہ کے موجود اور مشہود کرنے کی کوشش بھی ضرور کی جائے۔ نحوی اور معانی بیان کے اس مسئلہ کو محض اپنے مفروضات کی بنا پر اتنی دور لے جا کر پہنچنی دینا کہ اب یہ گرامر کا مسئلہ نہ رہے عالمِ ارواح کی کوئی سرگزشت بن جائے۔ لفظ و خصائص سے بے خبری کی ایک دردِ فرسا داستان ہے۔"

مولانا زبیدی صاحب کی مذکورہ بالا تحریر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ محدث روپڑیؒ کی تحقیق ایک مفروضہ ہے اور اس سے گرامر کا تقدس مجروح ہوتا ہے اور یہ عالم ارواح کی سرگزشت نہیں۔ اور ان کی تحقیق کا تقاضا ہے کہ محدث روپڑیؒ لفظ و خصائص سے بے خبر ہیں۔

ہمارا مقصد تعاقب کا جواب دینا نہیں اس کا جواب تو حضرت محدث روپڑی کا خود وہ مقالہ ہے جو انہوں نے قبر میں سوال و جواب کی کیفیت کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے۔ ہم تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ محدث روپڑی کی یہ تحقیق مفروضہ کس طرح ہے؟ اور ان سے گرامر کے قواعد کی خلاف ورزی کس طرح ہوتی ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبر میں سوال وجواب عالمِ ارواح کی سرگزشت کیوں نہیں ہے؟ اور کیا محدث روپڑی الفاظ وخصائص سے بے خبر ہیں؟

مولانا زبیدی نے خود تسلیم کیا ہے کہ اسم اشارہ قریب کے حقیقی معنیٰ میں استعمال کی اولین صورت یہی ہے کہ وہ محسوس شے ہو اور سامنے ہو جضرت محدث روپڑیؒ نے "هٰذا" کے اس حقیقی معنیٰ کی رو سے اگر اس توجیہ کو ترجیح دی ہے کہ میت کے اور آنحضرتؐ کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے اور میت کو آپؐ کا وجود دباجود نظر آنے لگتا ہے تو پھر "هٰذا" کے ساتھ سوال ہوتا ہے۔ "هٰذا" کے اس حقیقی معنیٰ لینے سے نحو، معانی، بیان کے کس قاعدہ کی ان سے بے حرمتی ہوئی ہے۔ ائمہ نحو، معانی، بیان نے بھی یہی کہا ہے کہ جہاں حقیقی معنیٰ بن سکتا ہو مجازی معنیٰ نہیں لینا چاہیئے۔ عالم برزخ میں "هٰذا" کا حقیقی معنیٰ مراد لینے سے کون سی شے مانع ہے؟

جب کہ تمام حالات برزخی اور خرق عادت ہیں ان کا تعلق عالم ارواح سے ہے۔ وہاں ہمارا علم کام کرتا ہے نہ ادراک۔ اندریں حالات تعاقب کے حسب ذیل الفاظ تنقیص کے ماسوا اور کوئی حیثیت نہیں رکھتے کہ "مفروضات کی بنا پر اتنی دور سے جاکر چٹخنی دینا کہ اب یہ گرامر کا مسئلہ نہ رہے، عالم ارواح کی کوئی سرگزشت بن جائے لفظ وخصائص سے بے خبری کی ایک درد ح فرسا داستان ہے"

ہم اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتے البتہ محدث روپڑی کا وہ فتویٰ نقل کیے دیتے ہیں جو انہوں نے قبر میں سوال وجواب کی کیفیت کے بارہ میں تحریر کیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ محدث روپڑیؒ نے اس مسئلہ کو بیان کرنے میں کون سا پاپڑ بیلا ہے یعنی ہیرا پھیری کی ہے نہ کوئی ان کا خانہ ساز مفروضہ ہے اور نہ انہوں نے گرامر کے کسی مسئلہ کو مجروح کیا ہے اور نہ وہ لفظ وخصائص سے بے خبر ہیں بلکہ ان کا یہ فتویٰ علم وتحقیق کا مجموعہ ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہو گا کہ مولانا زبیدی نے جو تعاقب کیا ہے وہ زیادہ تر نامناسب جذباتی الفاظ کا پلندا ہے جس میں تنقیح مسئلہ کی بجائے تنقیص کا پہلو زیادہ نمایاں نظر آتا ہے کبرت کلمة تخرج من افواههم اعاذنا الله منها۔

محدث روپڑی کا پورا مضمون نقل کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ "هٰذا" اسم اشارہ کا مشار الیہ ذات نہیں اوصاف ہیں اور بعض کا قول ہے کہ مشار الیہ ذات ہے۔ میت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے درمیان سے حجاب دور ہو جاتا ہے اور آپؐ کا وجود باجود میت کو قریب نظر آنے لگتا ہے اور پھر اس سے "ما هٰذا الرجل" کہہ کر سوال کیا جاتا ہے۔ مولانا زبیدی صاحب کا نظریہ بھی وہی ہے، جو علماء کے پہلے گروہ کا ہے کہ "هٰذا" کا مشار الیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ہیں ہم اس نظریہ کے مخالف نہیں ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ دوسرے گروہ کے نظریہ اور تحقیق کی تردید میں مولانا زبیدی نے جو دلائل بیان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیئے اس۔ وہ تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں مثلاً انہوں نے بیان کیا ہے کہ حجاب کا دور ہونا عادت اور مشاہدہ کے خلاف ہے لہذا اس جگہ "ہذا" کا مجازی معنی مراد ہوگا۔ اگر یہ استدلال درست ہے تو پھر ان احادیث کا مطلب کیا ہوگا جن میں ہے کہ مومن کی قبر حد بصر تک فراخ ہو جاتی ہے اور ایک حدیث میں ہے ۷۰ ہاتھ کھل جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھل جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں عادت اور مشاہدہ کے خلاف ہیں۔ بایں اوصاف ان کے ماننے بغیر کسی مومن کو چارہ نہیں مذکورہ امور کی حقیقت کو مانتے ہوئے "ہذا" کے حقیقی معنی کا انکار اس بنا پر کرنا کہ عادت اور مشاہدہ اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اہلِ ایمان کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں۔

مولانا زبیدی نے مثال کے طور پر حضرت حسنؓ اور یزید کے بارہ میں حضرت معقل اور حضرت حماد رحہ کا جو قول بیان کیا ہے اس کا تعلق دنیا سے ہے قبر کے حالات دنیا کے واقعات سے مختلف ہیں۔

اب ہم حضرت محدث روپڑی کا اصل مضمون پورے کا پورا نقل کیے دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولانا زبیدی کی تحقیق کس حد تک قابلِ اعتماد ہے اور ان کے بیان کردہ دلائل میں کس قدر جان ہے۔ (جاری ہے)

حضرت العلامہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

کے علم و تحقیق کا گرانقدر مجموعہ

فتاویٰ اہلحدیث

تین جلدوں میں مکمل دستیاب ہے

قیمت مکمل مجلد ــــــــــــ ۸۴/- روپے

ادارہ احیاء السنۃ النبویہ

ڈی۔ بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

© rasailojaraid.com